سوموار
4-مارچ 1996ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر : نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 52 سوموار 13 شوال-1416ھ' 4 امان 1375ھش' 4 -مارچ 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نام وہی بہتر ہوتے ہیں جو آسمان پر رکھے جائیں

اگر کوئی شخص اس غرض کے لئے چندہ دیتا ہے یا ہماری دینی ضروریات میں شریک ہوتا ہے کہ اس کا نام شائع کیا جائے تو یقیناً سمجھو کہ وہ دنیا کی شہرت اور نام و نمود کا خواہشمند ہے لیکن جو شخص محض اللہ تعالیٰ کے لئے اس راہ میں قدم رکھتا ہے اور خدمت دین کے لئے کمربستہ ہوتا ہے اس کو اس بات کی کچھ پرواہ نہیں ہوتی۔ دنیا کے نام کچھ حقیقت اور اثر اپنے اندر نہیں رکھتے۔ نام وہی بہتر ہوتے ہیں جو آسمان پر رکھے جائیں۔ کاغذات کا کیا اثر ہے۔ ایک دن ہوتے ہیں' اور دوسرے دن ضائع ہو جاتے ہیں۔ لیکن جو کچھ آسمان پر لکھا جاتا ہے وہ کبھی محو نہیں ہوتا۔ اس کا اثر ابدالآباد کے لئے ہوتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہماری نصیحت یہی ہے کہ ہر شخص گور کے کنارے بیٹھا ہے۔ یہ الگ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی کو اطلاع دیدے اور کسی کو اچانک موت آجاوے۔ مگر اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ گھر ہے بے بنیاد۔ بہت سے لوگ دیکھے ہیں کہ انہوں نے اپنے ہاتھ سے اپنے گھر کے سارے آدمیوں کو مٹی میں دبایا اور اولادوں کو دفن کیا مگر کچھ ایسے سخت دل ہوتے ہیں کہ وہ موت ان پر اثر نہیں کرتی اور تبدیلی ان میں نہیں پائی جاتی۔ یہ بدقسمتی ہے۔ یہ تماشہ سلاطین کے ہاں بہت دیکھا جاتا ہے۔ لاکھوں لاکھ خون ہو جاتے ہیں اور ان پر کوئی اثر نہیں۔ مساکین سے مال لیتے ہیں اور خود عیش کرتے ہیں۔ بڑی بھاری غفلت کا نمونہ ان کے ہاں دیکھا جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 581)

دین کو دنیا پر اپنے عمل سے مقدم کرکے دکھاؤ

(حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب۔امام جماعت احمدیہ الاول)

سچی اطاعت اور پوری فرمانبرداری کو اپنا شعار بناؤ اور خدا تعالیٰ کی رضا کو اپنی رضا پر مقدم کر لو۔ دین کو دنیا پر اپنے عمل اور چلن سے مقدم کرکے دکھاؤ۔ پھر خدا تعالیٰ کی نصرتیں تمہارے ساتھ ہوں گی۔ اس کے فضلوں کے وارث تم بنو گے۔

یاد رکھو خدا تعالیٰ کے فضل سے انسان کے محروم ہونے کی ایک یہ بھی وجہ ہوتی ہے کہ وہ بعض اوقات اللہ تعالیٰ سے کچھ وعدے کرتا ہے لیکن جب ان وعدوں کے ایفاء کا وقت آتا ہے تو ایفاء نہیں کرتا۔ ایسا شخص منافق مرتا ہے۔(-) اس سے ہمیشہ بچتے رہو۔ انسان مشکلات اور مصائب میں مبتلا ہوتا ہے۔ اس وقت وہ اللہ تعالیٰ ہی کو اپنا ملجا و ماویٰ تصور کرتا ہے۔ اور فی الحقیقت وہی حقیقی پناہ ہے اس وقت وہ اس سے وعدے کرتا ہے۔ پس تم پر مشکلات آئیں گی اور آتی ہیں۔ تم بہت وعدے خدا تعالیٰ سے نہ کرو۔ اور کرو تو ایفاء کرو۔ ایسا نہ ہو کہ ایفاء نہ کرنے کا وبال تم پر آئے اور خاتمہ نفاق پر ہو (خدا ہم کو محفوظ رکھے۔ آمین)

اور ہم کو بہت بڑا خطرہ ہے۔ کیونکہ ہم سب ایک عظیم الشان وعدہ کرچکے ہیں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ اور جہاں تک طاقت اور سمجھ ہے گناہوں سے بچتے رہیں گے۔ اس وعدہ کو ایفاء کرنے کی پوری کوشش کرو اور پھر خدا تعالیٰ ہی سے توفیق اور مدد چاہو۔ کیونکہ وہ مانگنے والوں کو ضائع نہیں کرتا۔ بلکہ ان کی دعائیں سنتا اور قبول کرتا ہے۔

(از خطبہ 16- فروری 1905ء)

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ ڈسکہ لکھتے ہیں۔

خاکسار کی بڑی بیٹی عزیزی کوثر سلطانہ صاحبہ بی۔اے اہلیہ مکرم محمود احمد ناصر صاحب ناظم اطفال جماعت احمدیہ ہالینڈ۔ بقضائے الٰہی 19/20 جنوری 1996ء کی درمیانی شب ہالینڈ میں وفات پاگئیں۔ آپ نے بطور سیکرٹری لجنہ جماعت احمدیہ ڈسکہ 8 سال خدمت کی۔ عزیزہ نے 3 بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

آپ کی میت 25 جنوری 1996ء کو پاکستان پہنچی اور 26 جنوری بعد جمعہ بیت الاقصیٰ ربوہ میں جنازہ مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے پڑھایا۔ اس کے بعد بوجہ موصیہ ہونے بہشتی مقبرہ میں تدفین کی گئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم اللہ بخش صادق صاحب ناظم ارشاد وقف جدید نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بچوں اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

○ مکرمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب (وفات یافتہ) آف جھنگ مورخہ 3 مارچ 1996ء کو لاہور میں وفات پاگئی ہیں۔ مورخہ 4 مارچ بعد ظہر بیت المبارک ربوہ میں جنازہ پڑھا جائے گا۔ موصوفہ مکرم شمیم پرویز صاحب سابق معتمد خدام الاحمدیہ اور مکرم چوہدری سلیم صاحب آف چرغہ ہاؤس ربوہ کی والدہ تھیں۔ احباب سے موصوف کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

○ مکرم محمد اعظم شاہد صاحب کوارٹر تحریک جدید ابن مکرم مولوی بشارت احمد امروہوی صاحب مربی سلسلہ (وفات یافتہ) کا نکاح ہمراہ مکرمہ منصورہ حناء صاحبہ بنت مکرم محمد حنیف طاہر صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ سے مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ 29 فروری 1996ء بعد عصر بیت المبارک ربوہ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھا۔

احباب کرام سے اس رشتہ کے ہر جہت سے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم یونس خالد صاحب مربی سلسلہ نے 23- فروری 96ء کو مکرم نعیم احمد خان صاحب ابن مکرم حفیظ احمد خان ایڈووکیٹ صدر جماعت احمدیہ وہاڑی کا نکاح ہمراہ نیلم سعید صاحبہ بنت مکرم سعید احمد خان صاحب آف لاہور بعوض 5000 امریکن ڈالر پر پڑھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوا اور تدبیر پر بھروسہ کرنا حماقت ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

4- امان 1375 ہش 4 - مارچ 1996ء

نیکی -- خود آغاز کیجئے

ایک ماں نے جب اپنے بچے کے پاس سے گزرنے والے شخص کو اسے سلام کرتے ہوئے نہ دیکھا تو بچے سے پوچھا کہ تم نے اس شخص کو سلام کیوں نہیں کیا۔ بچہ کہنے لگا کہ اس نے بھی تو مجھے سلام نہیں کیا۔ گویا کہ اس نے اپنے دفاع میں یہ بات پیش کی کہ چونکہ وہ شخص بھی چپ چاپ میرے پاس سے گذر گیا ہے۔ اس لئے میرے چپ چاپ گزر جانے سے کیا فرق پڑتا ہے۔ لیکن ماں نے بچے کو سمجھایا کہ یہ بات ہرگز درست نہیں ہے۔ وہ سلام کرتا یا نہ کرتا تمہیں اپنا فرض نبھانا چاہئے تھا۔ اور اسی لئے تو یہ بات بیان کی جاتی ہے کہ اگر کسی سے سلام کیا جائے اور وہ جواب نہ دے تو فرشتے اس کا جواب دیتے ہیں۔ کتنی اچھی بات ہے۔ فرشتوں کی دعا تو بہرحال قبول ہوگی ہی۔ یہ بات بھی ہماری توجہ کو اس طرف مائل کرتی ہے کہ ہمیں یہ نہیں دیکھنا چاہئے کہ دوسرے شخص نے اپنا فرض ادا کیا ہے یا نہیں۔ ہمارا جو فرض ہے وہ ہمارے ذمہ ہے اور ہمیں ادا کرنا چاہئے۔ جس ماں کا ہم نے ذکر کیا ہے ایسی اور کئی بہت سی مائیں ہوں گی۔ لیکن اس وقت ہمارے سامنے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی والدہ محترمہ ہیں۔ جن کی تربیت کا یہ انداز تھا کہ انسان جو اس کے ذمے کرنے کے کام ہیں وہ ضرور کرے اور دوسروں کی طرف نہ دیکھے کہ انہوں نے اپنا فرض ادا کیا ہے یا نہیں۔ اور جس بچے سے یہ بات کہی گئی تھی وہ تھے موجودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ ہمارے لئے اس بظاہر چھوٹی سی بات میں بہت بڑا سبق ہے معاشرہ انسانوں کے اکٹھا رہنے کا نام ہے اور جب لوگ اکٹھے رہتے ہیں تو سب کے کچھ حقوق ہوتے ہیں اور کچھ فرائض۔ عام طور پر حقوق کی بات تو کی جاتی ہے اور حقوق حاصل کرنے کے لئے بعض دفعہ انسان حد سے آگے بھی بڑھ جاتا ہے۔ لیکن جب فرض کی بات آتی ہے تو عام طور پر یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ دوسرے لوگ کب اپنا فرض ادا کر رہے ہیں حالانکہ دوسرے لوگ اپنا فرض ادا کریں یا نہ کریں۔ آپ تو اپنا فرض ادا کیجئے اور یقین جانئے کہ اگر آپ اپنا فرض ادا کریں گے تو وہ لوگ جو عام طور پر اپنا فرض ادا کرنے کے عادی نہیں ہیں یا جن سے کبھی بھول چوک ہو جاتی ہے۔ وہ بھی زیادہ اہتمام کے ساتھ اپنا فرض ادا کرنے لگیں گے۔ گویا یہ ایک ایسی بات ہے کہ آپ کریں تو آپ کی طرف دیکھ کر دوسرے بھی کریں گے اور اگر مقصد یہ ہے کہ معاشرے کے سب لوگ اپنا اپنا فرض ادا کریں تو اس عادت کا آغاز اپنے آپ سے کیجئے۔ خود فرض ادا کرکے دوسروں سے فرض کی ادائیگی کی امید رکھنا اس بات سے زیادہ بہتر ہے کہ خود تو فرض ادا نہ کیا جائے۔ اور دوسروں سے یہ امید رکھی جائے کہ وہ فرض ادا کریں۔

پس ہم سب کو چاہئے کہ معاشرے کو بہتر بنانے کے لئے نیکی کا آغاز اپنی ذات سے شروع کریں۔ اپنے فرائض کی انجام دہی سے دوسروں کو سبق دیں۔ کہ فرض کا ادا کرنا نہایت ضروری ہے۔ اگر ہم ایسا کریں تو ہم بھی خدا کے فضل سے بہتر انسان بن سکیں گے اور دوسروں کو بھی بہتر انسان بناتے ہوئے اپنے معاشرے کو بہتر بنالیں گے۔ اور ہمارے لئے یعنی ہماری جماعت کے لئے تو یہ بات اس لئے بھی اہم ہے کہ اس وقت دنیا میں بہتر معاشرہ پیش کرنے کا فرض بھی ہم پر عائد کیا گیا ہے۔ صرف انفرادی نیکی نہیں بلکہ نیکی کو وسعت دینا اور اس کے پھیلاؤ کے لئے کام کرنا اور دوسروں کو بھی نیکی کی طرف مائل کرتے ہوئے معاشرے کو بہتر بنانا یہ ہمارا فرض ہے۔ اپنے ماحول پر نظر ڈالیں۔ تو ہم آسانی سے سمجھ سکتے ہیں کہ ہر معاشرہ بگڑا ہوا ہے۔ اور بگڑتا ہی چلا جا رہا ہے۔ ٹھیک اس لئے نہیں ہو رہا۔ کہ کوئی ایک فرد پہل کرنے کے لئے تیار نہیں۔ ہمیں پہل بھی کرنی ہے اور دوسروں کو بھی اپنے ساتھ نیکی میں ملانا ہے۔ اور اس طرح ساری دنیا کو بہتر بنا کر اس دنیا کو جنت نظیر بنانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سے یہی چاہتا ہے کہ اس نے ہمارے ذمہ یہ فرض لگایا ہے اور اب لازم ہے کہ ہم اس فرض کو پورا کریں۔ پس آیئے ہم ہر نیکی کا اپنی ذات سے آغاز کریں اور پھر اسے اس طرح متعدی بنا دیں کہ وہ دوسروں میں بھی پھیلنے لگے اور وسعت پذیر ہوتی چلی جائے۔ حتی کہ ہر نیکی ساری دنیا کو اپنی گود میں لے لے۔

واردات

احوال میرے سب تجھ کو معلوم
انصاف فرما! ماوائے مظلوم

اہلِ ریاء ہیں مسرور و فائز
ہر راست گو ہے مقہور و محروم

گردن پہ کس کی ہے خونِ لالہ؟
کلیاں بھی معصوم، شبنم بھی معصوم

دنیا کی یاری یا غمگساری
امید موہوم! امید موہوم

عیش شبانہ، آہِ سحر گاہ
اک تیرا مقسوم! اک میرا مقسوم

مت پوچھ مجھ سے وہ کیفِ قربت!
پیدا بھی معدوم! پنہاں بھی معدوم

جس سے کرے پیار اس کو ستائے
یہ لطف پنہاں کس کو ہے معلوم

گہ غم میں قربت، راحت میں دُوری
گہ زہر تریاق! تریاق مسموم

لایا ہے نذرِ خاکسترِ دل
اک سوختہ جاں مغفور و مرحوم

تو داد رس ہے فریاد درس ہے
میں ہوں گنہگار لیکن ہوں مظلوم

نصرت بھی فرما! رحمت بھی فرما!
سب تیرے تابع، سب تیرے محکوم

دل کو شفا دے سوزِ بقا دے
مولائے شافی! اے حیّ و قیوم

بیدل نہ ہو تُو اے اشکِ پیہم
شاید کہ ڈھل جائے، تقدیرِ مرقوم

قدرت کے لاکھوں اسرارِ پنہاں
برگِ گل تر مکتوبِ مختوم

اے عشق لے چل اس آستاں پر
جس آستاں کے خادم بھی مخدوم

یا عیشِ دنیا، یا عشقِ بے تاب!
تو جس کو لے لے وہ تیرا مقسوم

یا ترکِ دنیا یا ترکِ مولا
یہ دوئی تا کے اے جانِ مغموم

لیتا زمانہ کیوں غم کی دولت؟
یہ چیز تیری اے جانِ مغموم

تُو اس سے باغی سب تجھ سے باغی
تو اس کا تابع سب تیرے محکوم

اک یہ بھی منزل تو صیدِ گردوں
مجبور و بے بس، مظلوم و مغموم

اک یہ بھی منزل تُو اس کا پیارا
مہر و مہ و نجم، سب تیرے محکوم

کون و مکاں کی آنکھوں کا تارا
جس سے وہ راضی، جس کا وہ مخدوم

وہ کارفرما خود فکر اس کو
کیا فکر تجھ کو تو کیوں ہے مغموم

تیری اماں وہ تسکینِ جاں وہ
اے قلبِ مضطر، اے جانِ مظلوم

میری نظر میں معیارِ اعمال!
وہ خوش تو محمود، ناخوش تو مذموم

ہستی پہ اس کی شاہدِ رسالت
آیاتِ روشن اور ذاتِ مکتوم

بیگانگی ہے یا بیخودی ہے
اک یہ بھی مفہوم اک وہ بھی مفہوم

اس رزمِ حق و باطل کا انجام
تجھ کو بھی معلوم مجھ کو بھی معلوم

سعید احمد اعجاز

(الفضل 19- جنوری 1956ء)

کون جذبات کو ابھارتا ہے
کون مرتا ہے کون مارتا ہے
یہ حوادث کی کھیل جاری ہے
جیتتا ہے کوئی نہ ہارتا ہے

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افکار عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نصیحت کے سلسلے میں اپنے خطبہ میں فرماتے ہیں۔

پانچ اہم نصائح آنحضورؐ نے ایک موقع پر فرمایا (-) پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا' بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرنا' فوت ہو جائے تو اس کے جنازے میں شامل ہونا' اس کی دعوت قبول کرنا اور اگر وہ چھینک مارے اور (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں) کہے تو اس کی چھینک کا جواب (اللہ تم پر رحم کرے) کی دعا سے دینا۔

ایک روایت میں ہے کہ جب وہ تجھ سے ملے تو تجھے سلام کہے' اور جب وہ تجھ سے خیر خواہانہ مشورہ مانگے تو خیر خواہی اور بھلائی کا مشورہ دے۔ اب آپ نے یہ جو نصیحتیں سنی ہیں۔ اکثر آپ میں سے یہ سمجھتے ہوں گے کہ عام چھوٹی چھوٹی سی باتیں ہیں کیا فرق پڑتا ہے۔ ان کے کرنے سے۔ ان سے کیا نمایاں تبدیلی سوسائٹی میں ہو سکتی ہے۔ مگر ایک ایک کرکے اس پر غور کریں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ یہ ایسی نصیحتیں ہیں جو سوسائٹی کا کایا پلٹ سکتی ہیں۔ سب سے پہلے فرمایا' کہ سلام کا جواب دینا' اب آپ کو کوئی (سلام) کہتا ہے تو (تم پر بھی سلام ہو) کہہ ہی دیتے ہیں مگر جب آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں سلام کا جواب دینا' تو آپؐ جس رنگ میں سلام کا جواب دیا کرتے تھے وہ مجسم دعا ہوا کرتی تھی۔ محض منہ سے (اور تم پر بھی سلامتی ہو) نہیں کہا کرتے تھے۔ پس حضور اکرمؐ سے جو باتیں سنتے ہیں یہ یاد رکھیں کہ آنحضورؐ ان باتوں کو خود کس رنگ میں بجالاتے تھے۔ اور کس رنگ میں وہ بات خود کیا کرتے تھے۔ ایک ایسا شخص جس کو سلام کیا جائے وہ بعض دفعہ خود بخود بغیر سوچے سمجھے (اور تم پر بھی سلامتی ہو) کہہ دیتا ہے اور پورا لفظ بھی ٹھیک نہیں بولتا۔ (جلدی سے بول دیتا ہے) اور بعض دفعہ صرف سر ہلا دیتا ہے کہ ہاں ٹھیک ہے مجھے سلام پہنچ گیا ہے۔ گویا وہ بڑا مرتبہ رکھتا ہے اور سلام کہنے والا چھوٹا مرتبہ رکھتا ہے۔ مگر آنحضور ﷺ ہمیشہ سلام کو دعا کے طور پر لیتے تھے اور دعا کے رنگ میں اس کا جواب دیتے تھے۔ پس ہر دفعہ جب آپ (اور تم بھی سلامتی ہو) کہتے ہیں یا (تم پر سلامتی ہو) کہتے ہیں تو آپ کے دل سے اگر یہ تمنا واقعتہ" اٹھتی ہے کہ اس شخص کو سلامتی نصیب ہو۔ اس شخص پر اللہ کی سلامتی کا سایہ رہے۔ تو ایسا شخص آپ کے شر سے بھی خود بخود محفوظ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ سچے دل سے دعا کرنے والا دوسرے کے لئے اس کے برعکس نہیں چاہ سکتا۔ پس اگر غور کرکے آپ سلام کو رواج دیں اور سلام کا جواب سلام میں دل کی گہرائی سے دیں تو یہ قطعی بات ہے کہ سچے دل سے (اور تم پر بھی سلامتی ہو) کہنے والا کبھی اس شخص کے بارے میں شر کی بات نہیں سوچ سکتا جس کو وہ سلام کی دعا دیتا ہے۔ ورنہ وہ اول درجے کا منافق ہو گا۔ ورنہ اس کا جواب حقیقت میں جواب نہیں بلکہ ایک منافقت کا اظہار بن جاتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا (-) تم اس کے سلام کا جواب دو' یعنی اس کو دعا دو' اور اسے سلامتی کا یقین دلاؤ۔ اور اس کے لئے سلامتی کی دعا مانگو۔

غریب آدمی کی عیادت کی تلقین

پھر فرمایا کہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے۔ ہمارے ہاں عیادت کا رواج تو ہے مگر حق کے طور پر نہیں۔ بلکہ بڑے آدمی کی عیادت کی جاتی ہے۔ دوست کی عیادت کی جاتی ہے۔ اور کسی کا سوسائٹی میں کوئی مرتبہ ہو یا کوئی اپنا قریبی ہو تو اس کی عیادت کی جاتی ہے آنحضرت ﷺ یہ نہیں فرما رہے کہ اپنے دوستوں کی عیادت کرو۔ اپنے سے بڑے لوگوں کی عیادت کرو۔ آپ فرماتے ہیں کہ (-) حق ہے کہ اس کی عیادت کی جائے۔ پس اگر کوئی ایسا غریب انسان ہے بے سہارا ہے۔ لاچار ہے۔ اس کی عیادت نہیں ہو رہی اور صاحب اثر لوگوں کی عیادت ہوتی ہے تو آنحضرت ﷺ کی نصیحت پر عمل نہیں ہوا۔ پس عیادت کے مضمون سے پتہ چلتا ہے (-) کہ بحیثیت سوسائٹی' یہ فرض ہے کہ اپنے میں سے کسی کو بغیر عیادت کے نہ رہنے دے۔ اور بے سہارا نہ رہنے دے۔ اگر اس بات کو آپ رواج دیں گے تو کتنے ہی ایسے ہیں جن کی بیماری کی تلخیاں دور ہونی شروع ہو جائیں گی۔ ان کو سکون نصیب ہو جائے گا۔ جبکہ اس وقت اس میں کمی پائی جاتی ہے۔ چنانچہ آئے دن مجھے کبھی ہندوستان سے کبھی بنگلہ دیش سے کبھی پاکستان سے کبھی افریقہ سے ایسے خط ملتے ہیں کہ میں ایک کمزور' لاچار بیمار ہوں مجھے کوئی نہیں پوچھ رہا۔ اور بعد میں لکھتے ہیں کہ خدا کے سوا میرے کوئی نہیں رہا۔ میں ان کو یہ کہتا ہوں کہ اگر واقعتہ" آپ نے یہ بات سچی کہی ہے کہ خدا کے سوا آپ کا کوئی نہیں تو مبارک ہو کہ آپ کا سب کچھ ہے لیکن اگر آپ کی مراد یہ ہے کہ خدا کا کیا فرق پڑتا ہے دنیا نے مجھے چھوڑ دیا ہے اور خدا میرے ساتھ ہے کا مطلب یہ ہے کہ کوئی بھی میرے ساتھ نہیں رہا۔ تو پھر آپ نے خود اپنا ہمیشہ کے لئے نقصان کر دیا ہے۔ لیکن بات سمجھانے کے بعد جماعت کو توجہ دلاتا ہوں اگر میرے علم میں کوئی ایسے ذی اثر صاحب ثروت ہوں۔ قریب رہتے ہوں۔ ان کو توجہ دلاتا ہوں اور بعض دفعہ ایک شہر سے دوسرے میں شہر میں خصوصیت سے ایسے شخص کی عیادت کے لئے احمدیوں کو بھجواتا ہوں یا نظام جماعت کو کہتا ہوں کہ وہ کسی کو بھیجیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہمیشہ اس کا بہت ہی نیک نتیجہ نکلتا ہے۔ ایک ایسا شخص جو اپنے آپ کو بے سہارا سمجھتا ہے۔ جو سمجھتا ہے کہ کوئی میری عیادت کی فکر اس لئے نہیں کر رہا کہ میں بے حقیقت چیز ہوں۔ اچانک اس کے اندر ایک نیا اعتماد اٹھ کھڑا ہوتا ہے اس کے اندر ایک حوصلہ پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد سہارے والا ہے اور جو اس جماعت کا فرد ہے' اس کو ضمانت ہے کہ وہ اکیلا نہیں چھوڑا جائے گا۔

پس آنحضرت ﷺ نے جو نصیحت (-) کی ہے اس کی حقیقت کو سمجھیں اور اپنی سوسائٹی میں جہاں بھی آپ ہوں یہ رواج قائم کر دیں کہ کوئی غریب سے غریب انسان بھی بیماری کے وقت بے سہارا نہیں چھوڑا جائے گا۔ جب آپ اس کی عیادت کو جائیں گے تو اس کے ساتھ بہت سے اور فائدے بھی مضمر ہیں۔ عیادت کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ پوچھ آئے کہ کیوں جی! کیا حال ہے؟ اس نے کہا بہت برا حال اور آپ گھر کو واپس لوٹ آئے۔ یہ میں ایسی بات کہہ رہا ہوں جو میں نے تجربے سے سیکھی ہے۔ جب ایک کمزور اور غریب کی عیادت کو آپ جاتے ہیں تو اور بھی بہت ساری باتیں آپ کے سامنے آجاتی ہیں۔ آنحضرت ﷺ کی نصیحتیں حکمتوں کا خزانہ تھیں اور ہیں اور رہیں گی۔ کئی دفعہ مجھ سے یہ واقعہ ہوا۔ مجھے بحیثیت ہومیوپیتھ کے کسی نے بلا بھیجا کہ فلاں بیمار ہے گھر میں۔ کوئی اور ڈاکٹر میسر نہیں۔ ہم میں طاقت نہیں ہے کہ ہم علاج کرا سکیں اور مریض آپ کے پاس نہیں آ سکتا۔ اس لئے آپ خود آکر اس کو دیکھیں اور اللہ تعالیٰ نے توفیق دی اور میں نے جا کر دیکھا تو اس وقت مجھے سمجھ آئی کہ صرف بیماری کا مسئلہ نہیں تھا۔ خوراک کا بھی مسئلہ تھا۔ صرف بیماری کا مسئلہ نہیں تھا۔ اس کے گھر بھر کے عمومی حالات اور رہن سہن کا مسئلہ تھا مکھیوں اور مچھروں میں گھرا ہوا مریض جس کے گھر میں بچے بھوک سے بلبلاتے اور شور کرتے ہوں اس کی عیادت کا یہ مطلب کہاں سے ہو گیا کہ آپ کا کیا حال ہے؟ اس کی عیادت کا تو یہ مطلب ہے کہ جب آپ اس کی عیادت کو جائیں تو آپ کے دل سے ایک ہمدرد ایک سچا عیادت کرنے والا (-) بیدار ہو کر اٹھ کھڑا ہو۔ اور آپ اس کی ضرورتوں کا بھی خیال رکھیں۔ اس کی دوسری چیزیں بھی ساتھ پوری کریں جن کی اسے ضرورت ہے۔

یہ مفہوم ہے آنحضرت ﷺ کا کہ اپنے بھائیوں کو بغیر عیادت کے نہ چھوڑنا۔ کیونکہ ایک مریض جب لاچار اور بے سہارا ہو کر سوسائٹی میں اس طرح چھوڑ دیا جاتا ہے کہ گویا وہ اپنی موت کے انتظار کے لئے بنایا گیا تھا۔ جب ایک سچا (-) اس کی عیادت کے لئے جاتا ہے تو اس کی اور ضرورتیں بھی پوری کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفقاء) میں یہ خوبی بہت پائی جاتی تھی۔ میں کثرت سے ایسے (رفقاء) کو جانتا ہوں کہ جب وہ عیادت کو جایا کرتے تھے تو دوسری ضرورتیں بھی ساتھ پورا کیا کرتے تھے۔ اور واپس آکر بعض دفعہ نظام کو بھی متوجہ کیا کرتے تھے فلاں ایک مریض ایسا ہے جس کو اس اس چیز کی ضرورت ہے۔ پس عیادت کا یہ مضمون آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس سوسائٹی کا حق ہے۔ سوسائٹی کے ممبر کا حق ہے جس کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

نصیحت ہی کے سلسلے میں حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے آنحضور ﷺ کی نصیحتوں کا ذکر کرتے ہوئے مزید کہا:۔

"پھر فرمایا فوت ہو جائے تو اس کے جنازے میں شریک ہوا کرو۔ اب جنازہ تو پڑھا ہی جاتا ہے اور اکثر دیکھا گیا ہے کہ کوئی دو دو چار چار آدمی مل ہی جاتے ہیں۔ لیکن یہ بھی دیکھا گیا کہ کوئی بڑا آدمی فوت ہو تو ہجوم در ہجوم لوگ اکٹھے ہو جاتے ہیں اور کوئی غیر معروف شخص کوئی غریب انسان فوت ہو تو بعض دفعہ بیوت الذکر میں اعلان کرنے پڑتے ہیں اور یہ بھی ایک ایسی حقیقت ہے کہ جس پر میں خود گواہ ہوں۔ مجھے یاد ہے کہ ربوہ میں بعض دفعہ سخت گرمی کے دنوں میں ظہر کے وقت ایک جنازہ آتا تھا اور لوگ سلام پھیر کر چونکہ وہ شخص معروف نہیں ہوتا تھا اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے تھے۔ اور اعلان کرنے والا بیچارہ اعلان کرتا رہ جاتا تھا کہ جنازے کے لئے آدمی نہیں مل رہے۔ آپ آئیں اور اس شخص کا جنازہ پڑھیں اور جنازہ پڑھتے بھی تھے تو دفنانے کے لئے نہیں جاتے تھے۔ پس آنحضرت ﷺ اتنے شفیق اور مہربان تھے کہ (-) سوسائٹی کی تفصیلی ضروریات پر نظر تھی۔ زندوں کی ضروریات پر بھی نظر تھی۔ بیماروں کی ضروریات پر بھی نظر تھی اور ان کی ضروریات پر بھی جو شفا نہیں پا سکتے تھے۔ اور زندوں سے مردوں میں چلے جایا کرتے تھے۔ پس مرنے کے

باقی صفحہ 6 پر

جنوبی افریقہ کی عدالت عظمیٰ کے جس فیصلہ کا ذکر اخبارات نے کیا ہے اس کا بنیادی نکتہ جو انہی اخباروں کے متن میں درج ہے یہ ہے۔

سیکولر یا دنیاوی عدالت کے لئے غیر موزوں ہے کہ وہ فیصلہ صادر کرے کہ کون مسلمان ہے اور کون مرتد ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالستار خان- مربی سلسلہ

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم اے سابق امام بیت الفضل لندن و ناظر امور عامہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے رفقاء میں سے تھے۔ آپ کا شمار ان ممتاز اور قدیم مخلصین جماعت میں ہوتا ہے جنہوں نے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد امامت ثانیہ کے ابتدائی ایام میں اپنی زندگی دین حق کی خدمت کے لئے وقف کر دی اور پھر وفات تک اس عہد کو نہایت درجہ اخلاص۔ ثابت قدمی استقلال اور فدائیت سے اس شان اور خوبی سے نبھایا کہ آنے والی نسلیں اس پر فخر کریں گی۔

حضرت مولانا درد صاحب 19 جون 1894ء کو لدھیانہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد حضرت مولوی قادر بخش صاحب سلسلہ کے نہایت مخلص اور قدیم بزرگوں میں سے تھے جنہیں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے رفقا کبار میں شمولیت کا شرف حاصل تھا۔ حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحب (رفیق حضرت بانی سلسلہ) جنہیں اخلاص و فدائیت کی وجہ سے تاریخ احمدیت میں ایک خاص مقام حاصل ہے آپ کے پھوپھا اور خسر تھے۔ آپ نے احمدیت کی آغوش میں پرورش پائی۔ بچپن میں آپ کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زیارت کرنے اور آپ کے ارشادات سننے کا موقع ملا اس طرح آپ کو بھی رفیق حضرت بانی سلسلہ ہونے کا شرف نصیب ہوا۔

1924ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی انگلستان تشریف لے گئے تو آپ کو ہمراہ جانے کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت صاحب کی انگلستان سے واپسی کے بعد آپ انگلستان مشن کے انچارج مقرر ہوئے اس زمانہ میں بیت الفضل لندن کی بنیاد رکھی گئی اور اسی زمانہ میں تعمیر ہوئی۔

حضرت درد صاحب امام بیت الفضل کی حیثیت سے وہیں مقیم رہے۔ اور 22۔ اکتوبر 1928ء کو واپس تشریف لائے اور حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ارشاد کی تعمیل میں 1933ء میں دوبارہ انگلستان تشریف لے گئے۔ اور وہاں پانچ سال تک دعوت الی اللہ میں مصروف رہے۔

انگلستان سے واپسی کے بعد آپ صدر انجمن احمدیہ میں مختلف عہدوں پر فائز رہ کر خدمات سلسلہ بجا لاتے رہے۔ ایک لمبا عرصہ آپ کو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے پرائیویٹ سیکرٹری کے طور پر کام کرنے کی سعادت میسر آئی۔

علاوہ ازیں آپ کو تعلیم و تربیت۔ امور عامہ اور امور خارجہ کے شعبوں میں بطور ناظر نہایت گرانقدر خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ اور کچھ عرصہ انگریزی ترجمہ کلام الہٰی اور ایڈیشنل ناظر اعلیٰ کے فرائض بھی سرانجام دیئے۔

محترم درد صاحب نے اپنی زندگی جہاں خدمت دین کے لئے وقف کئے رکھی وہاں آپ نے مسلمانان ہند کی بھی کچھ کم خدمت سرانجام نہیں دی۔۔ جب حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی 1931ء میں کشمیر کمیٹی کے صدر مقرر ہوئے۔ اور کشمیر میں آزادی کی مہم کا آغاز ہوا تو اس زمانہ میں محترم درد صاحب نے کشمیر کمیٹی کے سیکرٹری کی حیثیت سے اہل کشمیر کی بیش بہا خدمات انجام دیں۔

ایک زمانے میں آپ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے رکن کے طور پر بھی خدمات بجالاتے رہے۔ پھر جب آپ 1933ء میں انگلستان میں تھے آپ نے وہاں قائداعظم محمد علی جناح سے متعدد ملاقاتیں کیں اور انہیں ہندوستان واپس جا کر مسلمانوں کی سیاسی قیادت سنبھالنے پر آمادہ کیا۔ واپس آنے سے قبل 7۔ اپریل 1933ء کو بیت الفضل لندن میں عیدالاضحیہ کے موقع پر ہندوستان کے مستقبل کے متعلق قائداعظم نے تقریر فرمائی تو اس کی ابتداء میں محترم درد صاحب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

امام (بیت الفضل) نے مجھے ترغیب دی اس ترغیب میں ان کی فصاحت و بلاغت نے میرے لئے کوئی راہ فرار نہیں چھوڑی۔ ان کی پرزور تحریک کی وجہ سے میں سیاسی سٹیج پر کھڑا ہونے کے لئے مجبور ہوا ہوں۔

(ہماری ہجرت اور قیام پاکستان ص 11)

7۔ دسمبر 1955ء کو حسب معمول دفتر تشریف لائے۔

اچانک ضعف کا شدید حملہ ہوا اور اسی روز دو گھنٹہ کی مختصر علالت کے بعد سوا دو بجے 62 سال کی عمر میں دین حق اور احمدیت کی انتھک خدمت بجالانے والا مبارک وجود عالم جاودانی کی طرف رحلت فرما گیا۔

اگلے روز حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے آپ کا جنازہ پڑھایا اور جنازے کو کافی دور تک کندھا دیا جنازہ اور تدفین میں خاندان حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے افراد' رفقا کرام اور اہل ربوہ نے ہزاروں کی تعداد میں شرکت کی۔ اور آپ کو بہشتی مقبرہ میں رفقاء کرام کے قطعہ خاص میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے 9 دسمبر 1955ء بروز جمعہ اپنے خطبہ میں حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد کی اچانک وفات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا'

اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت پرسوں (یعنی 7 دسمبر 1955ء۔ ناقل) کو درد صاحب اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے فوت ہو گئے ہیں (۔) فوت تو سب نے ہونا ہے لیکن طبعی بات ہے کہ پرانا تعلق ہونے کی وجہ سے صدمہ زیادہ ہوتا ہے 1912ء سے درد صاحب کا میرے ساتھ تعلق تھا۔ 1914ء میں وہ قادیان سلسلہ کی خدمت کے لئے آ گئے تھے۔ (۔) قادیان میں وہ سالہا سال تک صدر انجمن احمدیہ کے ناظر رہے اور سلسلہ کے اہم عہدوں پر کام کرتے رہے۔ اتنے لمبا عرصہ تک جس شخص کے ساتھ تعلق رہا ہو اس سے طبعاً محبت ہوتی ہے ایک انسان کسی مکان میں لمبے عرصہ تک رہے تو اس سے بھی محبت ہو جاتی ہے۔ پھر ایک انسان جس کے ساتھ روزانہ واسطہ پڑتا ہو اس سے تو لازماً محبت ہو جاتی ہے۔ اس لئے گو درد صاحب کی وفات کوئی عجیب چیز نہیں لیکن ان سے دیرینہ تعلق کی بنا پر ان کی وفات سے میرے دل کو اور دوسرے دوستوں کے دلوں کو بھی صدمہ پہنچنا ایک طبعی بات تھی۔ (۔) چنانچہ درد صاحب کی اچانک وفات سے مجھے بھی صدمہ ہوا۔ اور اس صدمہ کی وجہ سے میری صحت پر بھی برا اثر پڑا۔ بھوک یکدم بند ہو گئی اور ٹانگیں کانپنے لگ گئیں اور چلنا مشکل ہو گیا (۔)

مجھے یاد ہے کہ جب ہم نے درد صاحب کو ولایت بھیجا ہے ان کی تنخواہ سو روپے ماہوار تھی چندہ اور دوسری کٹوتیوں کے بعد انہیں ساٹھ روپے ماہوار ملتے تھے جس میں سے بڑا حصہ وہ اپنی والدہ کو بھیج دیتے تھے۔ ان کی دو بیویاں تھیں اور ان میں سے ہر ایک کے چار چار پانچ پانچ بچے تھے۔ وہ ہمارے ہی مکان کے ہی ایک حصہ میں جو کچا تھا اور جس میں رہنا آجکل کے کلرک بھی پسند نہیں کرتے۔ رہتی تھیں۔ مجھے یاد ہے کہ مجھے یہ معلوم کرکے سخت صدمہ ہوا کہ ان کی بیویوں کے حصہ میں چار چار پانچ پانچ بچوں سمیت چودہ چودہ روپے ماہوار آتے تھے۔ اب تو چودہ روپے وظیفہ پر بھی لڑکے شور مچا دیتے ہیں کہ یہ رقم بہت کم ہے لیکن ان دنوں ان کی بیویوں کے حصہ میں چودہ چودہ روپے آتے تھے ان کی ایک بیوی کے بھائی جلد ساز تھے جن کے پاس فرمہ شکنی کے لئے جب کوئی کتاب آتی تو وہ اس سے فرمے منگوا لیتی تھیں اور وہ خود اور دوسری بیوی فرمے توڑ توڑ کر کچھ رقم پیدا کر لیتیں۔ جس سے ان کا گزارہ چلتا۔ اب دیکھو ایک شخص ایم اے ہے اور سب ججی کے لئے اسے آفر (Offer) آ چکی ہے وہ (دعوت الی اللہ) کے لئے ملک سے باہر جاتا ہے۔ سلسلہ کو اتنی توفیق نہیں ہوئی کہ وہ اس کے بیوی بچوں کو مناسب گزارہ دے سکے اس کی بیویوں کو اپنے گزارہ کے لئے فرمے توڑنے پڑتے ہیں لیکن پھر بھی اس نے نہایت ثابت قدمی سے سلسلہ کی خدمت میں چالیس سال کا عرصہ گزار دیا (۔)

درد صاحب جب سلسلہ کی خدمت کے لئے آئے تو ان کی عمر زیادہ نہ تھی لیکن اس عمر میں بھی ان کے وقار کا یہ حال تھا کہ ہم انہیں بڑے سے بڑے افسر سے بھی ملنے کے لئے بھیج دیتے تو وہ نہایت کامیابی کے ساتھ جماعت کی نمائندگی کر کے آ جاتے تھے۔ اگر ہم انہیں کہتے کہ وائسرائے سے ملاقات کے لئے جاؤ تو وہ فوراً اس کی ملاقات کے لئے تیار ہو جاتے تھے۔ اور کامیاب طور پر اسے مل کر آتے تھے۔ کونسل کے ممبروں کے پاس انہیں بھیجا جاتا تھا تو وہ بغیر کسی جھجک کے چلے جاتے اور نہایت کامیابی کے ساتھ سلسلہ کے کام بجالاتے۔ ان کے دل میں کبھی بھی یہ خیال پیدا نہیں ہوا تھا کہ وہ لوگ بڑے درجہ کے لوگ ہیں اور میں کمزور انسان ہوں (۔) درد صاحب کے اندر یہ یقین پایا جاتا تھا کہ یہ خدا کا کام ہے پھر میں اسے کیوں نہیں کر سکتا اور میں سمجھتا ہوں کہ ہر شخص کے اندر یہ مادہ پایا جانا ضروری ہے اگر کسی انسان میں یہ مادہ پایا جائے تو اس کی زبان میں برکت پیدا ہو جاتی ہے اور لوگ اس کی بات سننے لگ جاتے ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا پس میں نوجوانوں سے کہتا ہوں کہ وہ دین کی خدمت کے لئے آگے آئیں اور صرف آگے ہی نہ آئیں بلکہ اس ارادہ سے آئیں کہ انہوں نے کام کرنا ہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے حضرت مولانا درد صاحب کی وفات پر ایک مضمون "آہ! درد صاحب بھی چل بسے" تحریر فرمایا جو 14 دسمبر 1955 کے الفضل میں شائع ہوا۔ اس میں آپ نے لکھا کہ

درد صاحب ایک ایسے مبارک خاندان سے تعلق رکھتے تھے جو احمدیت کی تاریخ میں ایک خاص شان رکھتا ہے۔ درد صاحب خود بھی (رفیق حضرت بانی سلسلہ) تھے اور ان کو حضرت (بانی سلسلہ) کے زمانہ کی بعض باتیں بھی یاد تھیں (۔) درد صاحب کی ذاتی خدمات کا سلسلہ امامت ثانیہ کے ساتھ تعلق رکھتا ہے درد صاحب اور میں نے ایم اے کا امتحان اکٹھا پاس کیا (۔) اور حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے 21-1920ء میں نظارتیں قائم فرمائیں تو ابتدائی ناظروں میں سے درد صاحب بھی ایک صیغہ کے ناظر مقرر ہوئے (۔) درد صاحب نے اس وفاداری اور جاں نثاری کے ساتھ اس خدمت کو نبھایا جو انہی کا حصہ تھی کبھی اپنی تنخواہ میں ترقی کا مطالبہ نہیں کیا۔ کبھی کوئی حق نہیں مانگا۔ جو کچھ بھی سلسلہ کی طرف سے ملا۔ اسے کامل رضا اور پورے صبر و شکر کے ساتھ قبول کیا۔ مجھے یاد ہے کہ جب ہم شروع میں خدا کے ساتھ عہد باندھ کر سلسلہ کی خدمت میں آئے تو میری تجویز پر ہم دونوں نے یہ عہد کیا تھا کہ خدا کی توفیق سے ہم ہمیشہ سلسلہ کی خدمت میں زندگی گزاریں گے اور کبھی کسی معاوضہ یا ترقی یا حق کا مطالبہ نہیں کریں گے اور میرے لئے انتہائی خوشی اور درد صاحب کے خاندان کے لئے انتہائی فخر کا مقام ہے کہ درد صاحب نے اس عہد کو کامل وفاداری سے نبھایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(-) حضرت درد صاحب کا خاص وصف یہ تھا جس میں مجھے بھی اکثر اوقات ان پر رشک آتا تھا کہ اگر کبھی حضرت صاحب کی طرف سے یا انجمن وغیرہ کی طرف سے ان کی کسی بات پر گرفت ہوتی تھی (اور گرفت سے کون انسان بالا ہے) تو وہ اسے انتہائی صبر اور ضبط کے ساتھ برداشت کرتے تھے اور اپنی بریت کا معاملہ خدا پر چھوڑتے تھے (-) حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ساتھ تو درد صاحب کو خاص محبت اور عقیدت تھی- اور ان کے دل میں حضرت صاحب کا خاص اکرام تھا اور حضرت صاحب کو بھی ان پر بہت اعتماد تھا-(-)

دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے ان پر اپنے خاص فضل و رحمت کا سایہ رکھے-

حضرت مولانا ابو العطاء صاحب (وفات یافتہ) پرنسپل جامعہ المبشرین نے حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد کی وفات پر اپنے قلبی تاثرات اور دلی تعزیت کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا-

عربی مقولہ ہے "موت العالم موت العالم" کہ ایک عالم کی موت جہان کی موت ہوتی ہے- کیونکہ حقیقی عالم کا وجود دنیا کے لئے نفع رساں وجود ہوتا ہے- اس کی زندگی خالق حقیقی کی مرضی کو پورا کرتے ہوئے مخلوق کے فائدہ کے لئے صرف ہوتی ہے- ایسے وجودوں کے اٹھ جانے سے واقعی دنیا میں ایک موت طاری ہو جاتی ہے- حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب درد ان اہل علم انسانوں میں سے تھے جو (-) اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے انعامات و مواہب سے فائدہ پہنچانے میں زندگی گزارتے ہیں وہ اپنے علم- اپنی عقل- اپنی فراست اور اپنے اثر و رسوخ سے دوسروں کا بھلا کرنے میں کبھی کمی نہ کرتے تھے- (-) سالہا سال تک ان کے ساتھ رہنے اور تعارف رکھنے کے نتیجہ میں مجھے معلوم ہے کہ حضرت درد صاحب سلسلہ احمدیہ کے ان سچے اور وفادار خادموں میں ایک نمایاں وجود تھے جو عسر و یسر اور حالت آرام و تنگی میں خدا کے دین کی خدمت کا قطعی فیصلہ کر چکے ہیں- انہوں نے عملاً پوری زندگی وفاداری اور کامل اخلاص و محبت کے ساتھ اس فیصلہ کو نافذ کیا ہے- بہت سے مراحل ان کی زندگی میں ایسے آئے ہیں جب کھوکھلے انسان ثابت قدم نہیں رہ سکتے- لیکن حضرت درد صاحب نے ان منزلوں کو نہایت خوبی اور خوبصورتی سے طے کیا ہے احمدیت اور (دین حق) کے لئے ان کی بے انتہا عقیدت کا ہی یہ نتیجہ تھا کہ وہ دن رات خدمت دین کرتے تھے- اور پھر ہمیشہ ہی کہتے تھے اور اسی احساس سے معمور رہتے تھے کہ میں اپنا فرض پورا نہیں کر رہا- وہ نہ صرف خود علمی اور ٹھوس کام کرنے کے عادی تھے بلکہ ہمیشہ ہی اپنے ملنے والوں اور دوستوں کو ہر روز نصیحت کرتے تھے کہ گہری تحقیق اور ریسرچ سے کتابیں اور مضامین لکھے جائیں- انہیں دینی علوم سے خاص شغف تھا اور جدت اور تحقیق ان کا خاصہ تھا اپنے احباب اور دوستوں کے ساتھ پوری وفاداری اور کامل خلوص کے ساتھ پیش آتے تھے دوستی نبھانے میں بھی حضرت درد صاحب منفرد تھے مگر بایں ہمہ جب جماعت اور دین کا سوال آ جاتا تو حضرت درد صاحب کو ہر قسم کی دوستی اور محبت کو قربان کر دینے میں ذرہ بھی دریغ نہ ہوتا تھا- وہ جماعت کے نظام کے قیام کے لئے بڑی سے بڑی قربانی پر آمادہ تھے- میں نے سفر و حضر اور جلوت و خلوت میں انہیں احمدیت کا نہایت غیور اور اپنے امام ہمام (حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی) کا سچا عاشق صادق پایا ہے (-) دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ حضرت درد صاحب پر اپنی رحمتوں کی بارش برسائے اور انہیں جنت میں جگہ دے- اور ان کے تمام پسماندگان کا خود حامی و ناصر ہو- آمین-

(الفضل 15- دسمبر 1955ء)

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس نے حضرت درد صاحب کے بارہ میں فرمایا-

مکرم درد صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے درخشندہ گوہر' ان صادق وفاداروں اور سچے خدام میں سے تھے جنہوں نے اپنی زندگی سلسلہ کے لئے وقف کر دی اور آخر دم تک اس پر قائم رہے- دین کو دنیا پر عملی طور پر مقدم کیا آج ان کے کلاس فیلو بڑے بڑے مناصب پر فائز ہیں اور ہزاروں روپیہ تنخواہ لے رہے ہیں لیکن درد صاحب نے سلسلہ کی خاطر درویشانہ زندگی کو امیرانہ زندگی پر ترجیح دی- کل ان کا اپنے رفقاء کار سے آناً فاناً جدا ہو جانا ہم سب کے لئے باعث صد حزن و ملال ہے- (-) اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے اور جنت (-) میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے- آج رات میں نے خواب میں دیکھا کہ ان کے معلق ایک مضمون لکھا ہے اور اس کے آخر میں میری زبان پر یہ الفاظ جاری ہوئے- (ترجمہ- اس یعنی زمین پر جو کوئی ہے آخر فنا ہونے والا ہے- اور صرف وہ بچتا ہے جس کی طرف تیرے جلال اور عزت والے خدا کی توجہ ہو-)

اللہ تعالیٰ حضرت درد صاحب کے درجات بلند فرمائے-

وقف زندگی کی عظمت

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں-

"جو شخص دین کے لئے زندگی وقف کرتا ہے وہ ادنیٰ نہیں بلکہ وہ اعلیٰ ہے- بشرطیکہ ہر قسم کی کوتاہی سے اپنے آپ کو بچائے"

(وکیل المال اول تحریک جدید)

مقبول احمد صدیقی

میرا خاندان

خاکسار کے دادا حضرت حکیم محمد صدیق میانی گھوگھیاٹ ضلع سرگودھا رفیق حضرت بانی سلسلہ تھے-

خاکسار کے تایا محمد عثمان صدیقی اٹلی اور مغربی افریقہ میں مربی سلسلہ رہے-

خاکسار کے دوسرے تایا محمود احمد صدیقی محلہ دارالبرکات قادیان میں زعیم خدام الاحمدیہ رہے-

خاکسار کے والد بشیر احمد صدیقی خدام الاحمدیہ پشاور کے معتمد کے طور پر عرصہ تک کام کرتے رہے اب آپ سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور ہیں-

خاکسار کے چچا ناصر احمد صدیقی بڑے عرصہ تک خدام الاحمدیہ کے مرکزی عہدوں پر رہے آپ مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور معتمد خدام الاحمدیہ مقامی رہے-

خاکسار کے ماموں مرزا مجیب احمد صدر جماعت احمدیہ ایسٹ لندن ہیں-

خاکسار کے خالو عبدالکریم باسط زعیم انصار اللہ صادق آباد مسلم ٹاؤن راولپنڈی ہیں-

خاکسار کے خالو مرزا محمد اکرم صدر لیسٹر انگلینڈ ہیں-

خاکسار کی خالہ ودود اکرم صدر لجنہ لیسٹر انگلینڈ رہی ہیں-

خاکسار کی خالہ بشارت صادقہ سیکرٹری دعوت الی اللہ نیو کٹاریاں سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی ہیں-

خاکسار کے خالہ زاد بھائی ندیم احمد جنجوعہ جماعت احمدیہ پورن نگر سیالکوٹ کے صدر ہیں-

خاکسار کے سب سے بڑے بھائی مبشر احمد صدیقی لندن میں اپنے حلقہ کے قائد خدام الاحمدیہ ہیں-

ان کی اہلیہ ثمینہ مبشر لندن میں اپنے حلقہ کی لجنہ کی سیکرٹری دعوت الی اللہ ہیں-

خاکسار کے بھائی مظفر احمد صدیقی زعیم خدام الاحمدیہ دارالرحمت غربی ربوہ رہے- اب آپ خدام الاحمدیہ 9-ا (آئی نائن) اسلام آباد میں نائب قائد خدام الاحمدیہ ہیں-

ان کی اہلیہ ارم مظفر صاحبہ سیکرٹری نمائش لجنہ اماء اللہ 9-ا اسلام آباد ہیں-

خاکسار کے بھائی مبارک احمد صدیقی عرصہ تک منتظم اطفال دارالرحمت غربی ربوہ رہے اب آپ لندن میں احمدیہ ٹیلی ویژن کے اردو نیوز کاسٹر ہیں-

خاکسار خود خدا کے فضل سے ایڈیشنل ناظم اصلاح و ارشاد خدام الاحمدیہ ضلع لاہور رہے- اسی طرح ناظم امور طلبہ مجلس علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بھی ہے-

---

آپ کا خط ملا

مکرم عبدالاعلیٰ نجم الثاقب صاحب ربوہ سے لکھتے ہیں-

آج کے الفضل میں اپنا خط اور مکرم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب کا جواب پڑھا- آپ نے الفضل میں اور بہت سے سلسلوں کے علاوہ "آپ کا خط ملا" کا جو سلسلہ شروع کر رکھا ہے اس کے ذریعہ بہت دلچسپ بحث کبھی عربی / اردو گرامر پر' کبھی طب پر اور کبھی دیگر اور عنوانات کے تحت آتی رہتی ہے- جو معلومات میں اضافہ کا باعث بھی بنتی ہے-

مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کی رائے کا میں احترام کرتا ہوں کہ بعض اوقات انرجی کو کیلوریز اور کلو جولز میں ناپا جاتا ہے مگر بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ اکائی بہرحال کلو کیلوری ہی ہے- جیسا کہ ڈاکٹر جینیٹ گریگر اپنی کتاب Nutrition for Living (شائع شدہ 1985ء) میں لکھتی ہیں :-

"Energy is measured in a unit of heat called the Kilocalorie........... The term calorie is in popular use, although this usage is not technically correct............ Most adults use between 1500 and 3000 Kilocalories in a day".

یعنی "انرجی کو حرارت کی ایک اکائی "کلو کیلوری" میں ناپا جاتا ہے....... کیلوری کا لفظ عموماً استعمال کیا جاتا ہے اگرچہ یہ لفظ استعمال اصطلاحی طور پر درست نہیں ہے.......... اکثر بالغ افراد ایک دن میں 1500 سے 3000 کلو کیلوریز استعمال کرتے ہیں"-

ایک عام قاری کے لئے تو یہ اتنا اہم نہیں کہ اصطلاحی طور پر کونسا لفظ درست ہے لیکن بہرحال یہ بھی معلومات میں اضافہ کا ایک ذریعہ ہے-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 3

بعد کے حقوق بھی آپ نے کھول کھول کر رکھے اور میں جانتا ہوں کہ جس زمانے کی میں بات کر رہا ہوں بہت سے ایسے مخلصین تھے۔ جوان بھی اور بوڑھے بھی کہ ایسے جنازوں کے ساتھ ضرور جاتے تھے۔ اور وہی ہیں در حقیقت جو آنحضرت ﷺ کی اس نصیحت کی حقیقت کو سمجھتے اور اس کا حق ادا کرنے والے تھے اور وہی چند لوگ ہیں جو ساری قوم کے لئے کفایہ ہو جایا کرتے ہیں۔ پس آپ اس بات کو بھی خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔ اور دل میں جاگزیں کر لیں۔ کہ جب غریب مرتا ہے تو اس کا بھی تقاضا ہے یا بے سہارا مرتا ہے تو اس کے بھی کچھ حقوق ہیں آپ پر۔ ان حقوق کا ادا کرنا (-) فرض قرار دیا گیا ہے۔ اور اپنے غریب سے غریب بھائی کا بھی اتنا حق تو ضرور ادا ہونا چاہئے کہ جب وہ مرجائے تو کم سے کم اسی وقت اس کی مصاحبت کرے۔ اگر زندگی بھر آپ کو مصاحبت کرنے کی توفیق نہ ملی تو مرنے کے بعد ہی سہی۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ ایک ہی شخصیت کے یہ دو پہلو ہیں۔ جو ایک ہی شخصیت میں ابھرتے ہیں۔ جو شخص غریبوں کی عیادت کرنے کا سلیقہ رکھتا ہے وہ مردے کے حقوق ادا کرنے کا بھی سلیقہ رکھتا ہے۔ جو زندوں کو چھوڑ دیا کرتا ہے وہ مردوں کو بھی چھوڑ دیا کرتا ہے۔ پس اس بات کو بھی رواج دینا بہت اہم ہے کہ اپنے غریب بے سہارا لوگوں کے جنازوں میں بھی شامل ہوں۔

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر30443

میں ضیاء حسین شاہ ولد سید الطاف حسین شاہ قوم سید پیشہ Physician عمر 34 سال بیعت جنوری 1984ء ساکن گارڈن ٹاؤن لاہور حال U.S.A بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-4-29 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/3000$ ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گا 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ضیاء حسین شاہ U.S.A گواہ شد نمبر1 سید اے شاہ ساکن U.S.A گواہ شد نمبر2 نصیر طاہر U.S.A۔

مسل نمبر30444

میں میاں محمد طاہر ولد میاں عطاء اللہ صاحب پیشہ Neuro Surgeon عمر 67 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.S.A بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-5-16 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/10000 ڈالر ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گا 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد میاں محمد طاہر ساکن U.S.A گواہ شد نمبر1 مرزا محمد عثمان ساکن U.S.A گواہ شد نمبر2 بشارت ظفر ربوہ حال- امریکہ

مسل نمبر30445

میں مبشر احمد ولد چوہدری تاج الدین قوم جاٹ پیشہ ملازمت عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.S.A بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-7-6 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ رہائشی مکان واقع U.S.A مالیتی-/30000 $ -2- شیئرز بینکوں میں تقریباً-/100000 $ -3- پلاٹ نمبر 39/16 برقبہ ایک کنال واقع دارالرحمت وسطی ربوہ مالیتی-/100000 روپے-4- ترکہ والد سے زرعی زمین ساڑھے دس کنال واقع چک نمبر ج-ب/332 ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ-/25000 روپے-5- اثاثہ نقدی کار وغیرہ-/25000 ریال۔ اس وقت مجھے مبلغ-/8000 ہزار ریال ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ اور سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گا 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مبشر احمد ساکن U.S.A گواہ شد نمبر1 ملک بشیر الدین خان گواہ شد نمبر2 سید نصیر احمد۔

مسل نمبر30446

میں تسنیم اختر زوجہ چوہدری مبشر احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت 1980ء ساکن U.S.A بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 90-7-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1- شیئرز بینکوں میں سرمایہ نقدی-/30000 $ امریکی۔ 2- حق مہر وصول شدہ بصورت سیونگ سرٹیفکیٹ مالیتی-/100000 روپے۔ 3- زیور طلائی وزنی 50 تولہ مالیتی-/25000 ریال اس وقت مجھے مبلغ-/100 ریال ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ تسنیم اختر ساکن U.S.A گواہ شد نمبر1 چوہدری مبشر احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 ملک بشیر الدین خان۔

مسل نمبر30447

I-Aip s/o Malhasim پیشہ کسان عمر 84 سال بیعت 1936ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 94-1-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1- دھان کا کھیت برقبہ 1750 مربع میٹر مالیتی-/5000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/350000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Aip ساکن جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 او۔ اے۔ نوردین Wiarta s/o جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر2

Komar Sutisna. M. s/o Atih Hidayat

جابر انڈونیشیا۔

مسل نمبر30448

I Mrs. Ai Sukaesih w/o Komar Sutisna Miharja

پیشہ تجارت عمر 47 سال بیعت 1960ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 94-1-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان برقبہ 108 مربع میٹر واقع جابر انڈونیشیا مالیتی-/8000000 روپے اور حق مہر-/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/100000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Ai Sukesih جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Amim.S. s/o Atma جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Oom s/o Pakih ساکن جابر انڈونیشیا۔

مسل نمبر30449

I Mrs. Neneng Sadiah w/o Hasan Subardi

پیشہ پنشنر ٹیچر عمر 55 سال بیعت 1974ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 94-6-23 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1- مکان کا 1/4 حصہ واقع انڈونیشیا مالیتی-/150000 روپے۔ 2- ٹیلی ویژن بلیک اینڈ وائٹ مالیتی-/150000 روپے۔ 3- طلائی زیورات بالیاں انگوٹھی اور لاکٹ وزنی نامعلوم مالیتی-/200000 روپے۔ اور حق مہر-/60000 روپے۔ کل جائیداد-/1910000 روپے اس وقت مجھے مبلغ-/271300 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Mrs.Neneng Sadiah انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Komar Sutisna Miharja جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Y.Sunarya جابر انڈونیشیا۔

مسل نمبر30450

I. Y. Sunarya s/o Sastrawijaya

پیشہ پنشنر عمر 62 سال بیعت 1954ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 94-2-18 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1- زمین برقبہ 300 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی-/1500000 روپے-2- مچھلی کا تالاب برقبہ 300 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی-/1500000 روپے۔ 3- مکان مع زمین برقبہ 300 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی-/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/324000 روپے ماہوار بصورت ماہوار پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Y.Sunarya جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Oa. Nurdin انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Komar.Sm انڈونیشیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترم مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب ٹورانٹو کینیڈا بعارضہ قلب بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں- موصوفہ مکرم چوہدری منیر احمد صاحب مربی سلسلہ حال امریکہ کی والدہ ہیں- موصوفہ کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے-

○ مکرم محمد حیات جوئیہ صاحب ٹھٹھہ جوئیہ سلانوالی کی والدہ صاحبہ عرصہ دراز سے بیمار چلی آ رہی ہے- ان کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے-

○ مکرم رحمت علی صاحب بٹ آف چندر کے منگولے مورخہ 96-2-23 سے بعارضہ تکلیف دماغی میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں- طبیعت اللہ کے فضل سے قدرے سنبھل رہی ہے- ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے-

ولادت

○ مکرم محب اللہ صاحب مربی سلسلہ کے بھائی مکرم برکت اللہ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 9- نومبر 1995ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے- حضرت صاحب نے ازراہ شفقت نومولود کا نام ھبتہ اللہ عطا فرمایا ہے-

نومولود مکرم عنایت اللہ صاحب آف محمد آباد حال دارالعلوم شرقی ربوہ کا پوتا اور مکرم محمد سعد صاحب سابق معلم اصلاح وارشاد آف کورنگی کراچی کا نواسہ ہے-

نومولود کے خادم دین اور درازی عمر کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے-

○ عزیز مکرم رفیق صاحب ابن مکرم صوفی محمد شریف صاحب ھلاں (تتہ پانی) ضلع کوٹلی آزاد کشمیر کو اللہ تعالیٰ نے 95-11-16 کو بیٹی سے نوازا ہے- حضرت صاحب نے ازراہ شفقت سلمیٰ رفیق نام عطا فرمایا ہے- اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک و خادم دین بنائے-

سانحہ ارتحال

○ مکرم پروفیسر حمید اللہ ظفر صاحب ولد چوہدری برکت علی صاحب (وفات یافتہ) سیکرٹری مال 565 گ-ب ضلع فیصل آباد 29 جنوری 96ء کو اپنے مالک حقیقی سے جا ملے- موصوف طویل عرصہ ٹی- آئی کالج ربوہ میں ہسٹری پڑھاتے رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے-

○ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ خوشاب شہر مورخہ 96-2-15 فیصل آباد سے خوشاب آتے ہوئے راستے میں دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے ہیں- آپ کی میت اسی روز ربوہ لائی گئی جہاں پر 96-2-16 بعد فجر بیت المبارک میں مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے جنازہ پڑھایا جس کے بعد قبرستان عام میں تدفین ہوئی قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب نے دعا کروائی- اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے-

○ محترمہ امتہ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم سردار محمد احمد درویش صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ جو کہ بابا محمد اسماعیل صاحب درویش کی بہو تھیں مورخہ 96-2-24 کو لندن سے واپسی پر لاہور میں حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے انتقال کر گئیں- مورخہ 96-2-27 کو جنازہ لاہور سے ربوہ لایا گیا- بعد ظہر محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے جنازہ پڑھایا اور موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی-

اعلان داخلہ

○ ایریا سٹڈی سینٹر برائے مشرق وسطی و دیگر عرب ممالک بلوچستان یونیورسٹی کوئٹہ نے M.Phil پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں-

اہلیت (1) بین الاقوامی تعلقات ' پولیٹیکل سائنس ' ہسٹری اکنامکس اور فلاسفی میں سے کسی ایک میں ایم اے ایم ایس سی میں فرسٹ ڈویژن حاصل کی ہو-

(2) تحقیق کی طرف میلان ہو-

(3) عربی فارسی یا ترکی زبان سیکھنے کا سرٹیفکیٹ کسی مستند تعلیمی ادارہ سے حاصل کیا ہو ایم فل کا پہلا سال کورس ورک پر مشتمل ہو گا- جبکہ دوسرے سال طلبہ ریسرچ کریں گے- درخواست فارم 100 روپے کے پوسٹل آرڈر بنام ڈائریکٹر ایریا سٹڈی سینٹر فار مڈل ایسٹ اینڈ عرب ممالک یونیورسٹی آف بلوچستان کوئٹہ روانہ کر کے منگوایا جا سکتا ہے درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 96-3-31 مقرر ہے-

مزید تفصیلی معلومات کے لئے روزنامہ پاکستان ٹائمز 96-1-1 ملاحظہ فرماویں- یا نظارت تعلیم سے رجوع کریں-

اعلان داخلہ NED یونیورسٹی

○ NED یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کراچی نے ایم ایس سی سول انجینئرنگ میں مندرجہ ذیل سپیشلائزیشن میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں-

1- سٹرکچرل انجینئرنگ 2- جیو ٹیکنیکل انجینئرنگ 3- ٹرانسپورٹ انجینئرنگ وہ طلبہ جنہوں نے اس کورس میں داخلہ حاصل کرنا ہے وہ درخواست فارم وغیرہ 200 روپے کے عوض NBP پاکستان NED یونیورسٹی برانچ سے حاصل کر سکتے ہیں درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 26 مارچ 96ء مزید راہنمائی کے لئے نظارت تعلیم سے رابطہ کریں-

(نظارت تعلیم)

نتیجہ مقابلہ بین المجالس اطفال الاحمدیہ پاکستان 1994-1995

○ سال 1995-1994 میں کارکردگی کے لحاظ سے مقابلہ علم انعامی بین المجالس اطفال الاحمدیہ پاکستان میں حسب ذیل تفصیل سے مجالس نے امتیاز حاصل کیا اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان سب مجالس کے لئے مبارک فرمائے-

1- مجلس اطفال الاحمدیہ وحدت کالونی لاہور اول اور علم انعامی کی حقدار پائی-

2- مجلس اطفال الاحمدیہ ٹاؤن شپ لاہور دوم اور سند خوشنودی کی حقدار پائی-

3- مجلس اطفال الاحمدیہ سول لائن گوجرانوالہ سوم اور سند خوشنودی کی حقدار پائی-

4- مجلس اطفال الاحمدیہ چک نمبر 275/رب کرتارپور ضلع فیصل آباد

5- مجلس اطفال الاحمدیہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

6- مجلس اطفال الاحمدیہ ڈرگ روڈ کراچی

7- مجلس اطفال الاحمدیہ راج گڑھ لاہور

8- مجلس اطفال الاحمدیہ نارتھ کراچی

9- مجلس اطفال الاحمدیہ چک نمبر 166 مراد ضلع فیصل بہاولنگر

10- مجلس اطفال الاحمدیہ ٹیکسلا ضلع راولپنڈی

(مہتمم اطفال الاحمدیہ پاکستان)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ نمبر ضرور لکھا کریں

کھیل اور کھلاڑی

کھیل اور کھلاڑی
سری لنکا کی دھماکہ خیز آمد

چھٹے ورلڈ کپ میں بھارت کے ساتھ سری لنکا کی زبردست کامیابی درحقیقت ورلڈ کپ میں سری لنکا کی دھماکہ خیز آمد کا اعلان ہے- اس سے قبل آسٹریلیا اور ویسٹ انڈیز نے سری لنکا کے خلاف کولمبو میں نہ کھیل کر جو غلطی کی ہے اس کا اندازہ اب انہیں ہو رہا ہو گا- اب تو کرکٹ کے شائقین یہ تبصرہ کریں گے کہ سری لنکا کی ٹیم سے ہار جانے کے خطرہ سے آسٹریلیا اور ویسٹ انڈیز جان چھڑا گئے-

بھارت کے ساتھ بھارت کی سرزمین پر سری لنکا نے جو دھواں دھار بیٹنگ کی اور بھارت کے مشہور باؤلر انیل کمبلے سمیت دیگر سب باؤلروں کی دھنائی کی' اس نے کرکٹ کے شائقین کو حیران کر دیا- پہلے پندرہ اووروں میں سری لنکا نے آٹھ سے اوپر کی اوسط سے جو رنز بنانے شروع کئے ہیں تو اس کا تسلسل آخری لمحے تک نہیں ٹوٹا- ایک بھی مرحلے پر سری لنکا دباؤ میں نہیں آیا- حالانکہ سری لنکا کی باری آنے سے پہلے بھارت نے نہایت اطمینان کے ساتھ 271 رنز بنائے تھے اور صرف تین وکٹیں گری تھیں- یہ ایک تسلی بخش سکور تھا اور بھارتی کھلاڑی جیت کے بارے میں پر امید ہو سکتے تھے- لیکن سری لنکا کے کھلاڑی یوں میدان میں اترے جیسے مقابل پر میزبان ٹیم ہوم گراؤنڈ میں نہ کھیل رہی ہو بلکہ عرب امارات کی نو آموز ٹیم سے مقابلہ ہو رہا ہو- اگر آسٹریلیا اور ویسٹ انڈیز سے سری لنکا کا مقابلہ ہوتا تو جو حیران کن نتائج سامنے آتے ان کے پیش نظر ورلڈ کپ کے لئے سری لنکا کو شاید سب سے زیادہ فیورٹ قرار دیا جاتا-

بھارت کے سٹار بیٹسمین ٹنڈولکر اور ویسٹ انڈیز کے تاریخ ساز بیٹسمین لارا کے درمیان جو مقابلہ جاری ہے اس میں ٹنڈولکر نمایاں طور پر آگے جا رہے ہیں- اب تک وہ اس ورلڈ کپ میں سب سے زیادہ سکور کرنے والے کھلاڑی بن چکے ہیں- سری لنکا کے خلاف انہوں نے 137' آسٹریلیا کے خلاف 90 اور ایک اور میچ میں 127 رنز بنائے- اب تک انہوں نے 424 رنز بنائے ہیں جبکہ لارا کسی بھی میچ میں نمایاں کامیابی حاصل نہیں کر سکے- حالانکہ کہا یہی جاتا ہے کہ لارا اس

باقی صفحہ 8 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 3- مارچ-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 14 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 24 درجے سنٹی گریڈ

○ امریکہ کے صدر بل کلنٹن نے پاکستان کے لئے امداد کی باضابطہ تصدیق کر دی ہے۔ نائب امریکی وزیر خارجہ مسٹر رابرٹ نے اس امر کا اعلان کیا ہے کہ صدر کلنٹن نے پاکستان کو یہ سرٹیفکیٹ جاری کر دیا ہے کہ پاکستان امداد حاصل کرنے کا اہل ملک ہے۔ جبکہ منشیات کے خاتمے میں تعاون نہ کرنے پر ایران۔ افغانستان' برما اور نائیجیریا کے خلاف پابندیاں لگائے جانے کا امکان ہے۔ منشیات کی روک تھام کے لئے پاکستانی کوششوں کی تعریف کی گئی ہے اور 2000ء تک منشیات سے پاک کرنے اور اینٹی نارکوٹک فورس کو فعال بنانے کے لئے تربیت' آلات اور 25 لاکھ ڈالر کی امداد دینے پر اتفاق کر لیا گیا ہے۔ امریکی نائب وزیر خارجہ نے اعلان کیا کہ پاکستان نے منشیات کے خلاف موثر مہم چلائی۔ بڑے ملزموں کو گرفتار کیا۔ وہ ایٹمی صلاحیت رکھنے والا اعتدال پسند اسلامی ملک ہے اسے سرٹیفکیٹ نہ دیا جاتا تو امریکی مفادات کو نقصان پہنچتا۔ امریکہ قابل اعتماد اتحادی پاکستان کو نہیں چھوڑ سکتا۔ حکومت پاکستان نے دوسرے اسلامی ممالک پر بھی اعتدال پسندانہ اثر رسوخ استعمال کیا ہے۔

○ راولپنڈی میں پیرودھائی کے قریب کھلونا بم کے دھماکے سے ایک آٹھ سالہ بچہ جاں بحق اور دو شدید زخمی ہو گئے۔

○ سیالکوٹ کے محاذ پر پاک بھارت فوج کے درمیان ایک زبردست جھڑپ میں 5- بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔ بھارتی فوج چراڑ کے سرحدی علاقے سرگپور جھولیاں دلالاں میں خار دار تار لگانا چاہتی ہے۔ اس تنازعہ پر دونوں ملکوں کے درمیان پچھلے چند دن سے فائرنگ کا سلسلہ جاری ہے۔ تازہ ترین جھڑپ صبح نو بجے شروع ہوئی۔ بھارتی فوج اور رینجرز میں فائرنگ کا تبادلہ دیر تک جاری رہا۔ کئی بھارتی فوجی زخمی بھی ہوئے۔ فائرنگ سے ایک پاکستانی خاتون بھی زخمی ہو گئی۔

○ 90۔ امریکی سینیٹروں نے ایک ایسے مسودے پر دستخط کر دیئے ہیں جن میں پاکستان اور چین کے خلاف اقتصادی پابندیاں لگانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس مسودے میں کہا گیا ہے کہ براؤن ترمیم کے تحت پاکستان کو ہتھیاروں کی مجوزہ فراہمی روک دی جائے اور امریکی بینک چین میں سرمایہ کاری کرنے والوں کو قرضے نہ دیں۔ امریکی سینیٹر مسٹر لیری پرسلر اس کوشش میں ہیں کہ اس مسودے پر 200 دستخط حاصل کر لئے جائیں۔

○ چک جھمرہ کے قریب دو گروہوں کے درمیان تصادم سے 5- افراد ہلاک ہو گئے۔ جبکہ صوابی میں جواء بازی پر دو گروہوں میں فائرنگ ہونے سے ایک عورت سمیت تین افراد ہلاک اور 3 زخمی ہو گئے۔

○ چین' پاکستان اور افغانستان کے درمیان صلح کرانے کے لئے اپنی کوششیں چند دن میں شروع کر دے گا۔ افغان نائب وزیر خارجہ سے بات چیت کے بعد چینی حکام پاکستان اور افغانستان کے معاملات معمول پر لانے کے لئے کردار ادا کرنے پر راضی ہو گئے ہیں۔ پاکستان پر ربانی حکومت سے مذاکرات کے لئے دباؤ ڈالا جائے گا۔ چین نے ابھی تک کسی باقاعدہ پروگرام کی تصدیق نہیں کی۔ پاکستان اور افغانستان اس سے قبل ملاقات سے انکار کر چکے ہیں۔

○ بھارتی وزیراعظم مسٹر نرسیمار اؤ نے کہا ہے کہ ہم ایٹمی عدم توسیع کا معاہدہ قبول نہیں کریں گے۔ ہم نے یہ بات سلامتی کونسل کو بتا دی ہے۔ پاکستان جتنے چاہے ہتھیار حاصل کرے ہم پیچھے نہیں رہیں گے۔ چین کی طرف سے ایٹمی ٹیکنالوجی کی پاکستان کو فراہمی نظر انداز نہیں کر سکتے۔

○ وزیر اطلاعات مسٹر خالد احمد خان کھرل نے کہا ہے کہ مسٹر نواز شریف الطاف گروپ کے آدم خوروں کو "معصوم" ظاہر کرتے وقت یہ بات بھول گئے ہیں کہ انہی معصومین کے ہاتھوں 1995ء میں دو ہزار افراد ہلاک ہوئے۔ قائد حزب اختلاف کی تمام سرگرمیاں حکومت کی مخالفت سے عبارت ہیں۔ وہ دہشت گردوں کے ہاتھوں مرنے والوں کے لواحقین کے زخموں پر نمک پاشی سے گریز کریں۔ مسٹر نواز شریف کراچی کا امن تباہ کرنے کے لئے بجھی راکھ سے چنگاریاں تلاش نہ کریں۔

○ ایف 16 طیاروں اور اسلحے کی فراہمی پر بات چیت کرنے کے لئے پاکستانی وفد کو دورہ امریکہ کی دعوت دی گئی ہے۔ دفاعی پیداوار کے سیکرٹری کی قیادت میں وفد 2- اپریل کو واشنگٹن جائے گا۔ بری بحری اور فضائی افواج کے ماہرین بھی ساتھ ہوں گے۔

○ صوبوں نے وفاق سے اربوں روپے کے قرضے معاف کرنے کا مطالبہ کر دیا ہے۔ نج کاری کی مد سے حاصل ہونے والی رقم صوبوں کو ذمے قرضوں اور سود کی معافی کے لئے استعمال کی جائے۔ چاروں صوبوں میں مردم شماری کے طریق پر اتفاق نہیں ہو سکا۔ وفاقی حکومت نے نیشنل فنانس کمیشن کے ایوارڈ سے پہلے مردم شماری کرانے کا مطالبہ مسترد کر دیا ہے۔

○ سابق وزیر اعلیٰ منظور احمد وٹو اور وزیر اعلیٰ سردار محمد عارف خان نکئی شادی کی ایک تقریب میں اکٹھے بیٹھے رہے۔ وزیر اعلیٰ نے سابق وزیر اعلیٰ کو کہا کہ آپ کو ورلڈ کپ کا فائنل دکھانے کے لئے کارڈ بھیجوں گا۔ مسٹر منظور وٹو نے اس پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ دونوں کو باتیں کرتے دیکھ کر ڈپٹی سپیکر مسٹر منظور موہل بھی درمیان میں آ کر بیٹھ گئے۔

○ کراچی میں دہشت گردوں کو گرفتار کر کے ایک گٹر سے دو کلاشنکوفیں اور 60 گولیاں برآمد کر لی گئیں۔ گلشن اقبال کے علاقے میں بیکری کو لوٹنے کی کوشش کرنے کے دوران پولیس مقابلے میں زخمی ہونے والا ڈاکو چل بسا۔

○ حکومت پاکستان نے افغان ٹرانزٹ ٹریڈ بحال کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ 19- اشیاء پر پابندی ختم کر دی جائے گی۔ وزارت تجارت نے تیاریاں مکمل کر لی ہیں۔ باضابطہ اعلان چند روز میں کر دیا جائے گا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب کی بیگم صفیہ نکئی صاحبہ نے کہا ہے کہ میرے شوہر بااختیار وزیر اعلیٰ ہیں لوگوں کے کہنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ بے نظیر بھٹو سے دو تین بار ملاقات ہوئی ہے وہ بہت اچھی خاتون ہیں ان کے دل میں بہت کچھ کرنے کا جذبہ ہے۔

○ بنگلہ دیش میں شہر شہر مظاہرے جاری ہیں۔ چٹاگانگ میں دستی بموں سے مزید دھماکے ہوئے۔ حکومت نے اپوزیشن کے 6 لیڈروں کو گرفتار کر لیا ہے۔ ڈھاکہ اور چٹاگانگ کے درمیان رابطہ منقطع رہا۔ ٹرینوں اور بسوں کی آمد و رفت بند رہی۔ ڈھاکہ میں اپوزیشن کے اخبار سے تعلق رکھنے والے ایک صحافی کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ ممتاز صحافی مورخ اور اسلامی ناول نگار نسیم حجازی انتقال کر گئے۔

بقیہ صفحہ 7

وقت دنیا کے سب سے بہترین بیٹسمین ہیں۔

وقار یونس اس وقت 116 ون ڈے میچوں میں 195 وکٹیں حاصل کر چکے ہیں۔ اس سے قبل تیز ترین رفتار کے ساتھ دو سو وکٹیں حاصل کرنے کا ریکارڈ 123 میچ کا ہے۔ اگر وقار یونس مزید ایک دو میچوں میں 200 وکٹوں کا ہدف پا لیں تو وہ عالمی ریکارڈ ہولڈر ہو جائیں گے۔

○☆○☆○☆○☆○

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے
زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر : میاں حنیف احمد کامران
فون : دوکان : 649 گھر : 212300

ضلع جھنگ میں اراضی برائے فروخت
بمقام رکھ بریڑی کالونی 7 متصل قصبہ کوٹ بہادر شاہ تحصیل وضلع جھنگ ۱۵۱ کنال مالک خود قابض ہے
ضرورت مند اور خواہش مند دوست رابطہ کریں۔
خواجہ عبدالغفار ڈار- 656/F سیٹلائٹ ٹاؤن
راولپنڈی فون: 413576

بیرون ممالک کے خصوصی رعایتی ٹکٹ اور سفری معلومات کیلئے ہماری مستعد خدمات آپ کے لئے ہر وقت حاضر ہیں
آپ کی خدمت ہمارا نصب العین
حبیب ایکسپریس انٹرنیشنل
3-A بیول پلازہ فضل الحق روڈ
بلیو ایریا اسلام آباد
فون دفتر 275757 / 219276
ٹیلیکس TIX-54592 PD, ISD

ہائی کوالٹی ڈش
اپنے گھر کے ماحول کو پاکیزہ بنائیں
احمدیہ ٹیلیویژن کیلئے ڈش لگوائیں
بہترین رزلٹ اور مضبوط ڈش انٹینا کیلئے
بس ایک ہی نام

آزمودہ
گارنٹی شدہ
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون : 211274

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے ۶۰ گرام ۹۰ روپے ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولادِ نرینہ (کورس)
۲۵۰ روپے
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534